دفتر افسر اعلیٰ تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ

پریس ریلیز

پروفیسر انل سہابدھے، پروفیسر ڈی۔ پی۔ اگروال اور پروفیسر ممی ڈالا جگادیش کمار کا، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ایک سو پانچویں یوم تاسیس تقریبات کے موقع پر جامعہ میں نئی قومی تعلیمی پالیسی دو ہزار بیس کے نفاذ پر اظہار خیال

New Delhi, October 30, 2025

جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ایک سو پانچویں یوم تاسیس تقریبات کے حصے کے طور پر شعبہ سوشل ورک، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے 'قومی تعلیمی پالیسی دو ہزار کے امکانات' کے موضوع پر جامعہ کے ڈاکٹر ایم۔ انصاری آڈیٹوریم میں آج انتہائی اہم پینل مباحثہ منعقد کیا۔ یہ پروگرام شعبہ کے سالانہ یادگاری خطبہ سریز ایس آر محسنی کا بھی حصہ تھا۔ پروفیسر مظہر آصف، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ ، پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی، مسجل جامعہ ملیہ اسلامیہ کی موجودگی میں این ای ٹی ایف، این بی اے، این آئی آر ایف اور ای سی ناک کے چیئر مین پروفیسر انل سہابدھے، سابق چیئر مین یو جی سی اور جے این یو کے سابق وائس چانسلر پروفیسر ممی ڈالا جگدیش کمار اور سابق چیئر مین یونین پبلک سروس کمیشن (یو پی ایس سی) پروفیسر ڈی پی اگروال نے پینل میں حصہ لیا۔

پینل کے ماہرین میں پروفیسر نیلوفر افضل، ڈین اسٹوڈینٹ ویلفیئر، پروفیسر منی شاجی تھامس، چیئر پرسن، این ای پی ایپکیس کمیٹی، جامعہ ملیہ اسلامیہ، پروفیسر ارچنا دسی، فیکلٹی ممبر، شعبہ سوشل ورک جنھوں نے پروگرام کی نظامت کے فرائض انجام دیے اور صدر شعبہ سوشل ورک پروفیر آر۔ آر پاٹل بھی شریک ہوئے۔

قرآن پاک کی تلاوت سے پروگرام کا آغاز ہوا جس کے بعد جامعہ اسکول کے طلبہ نے جامعہ کا خوبصورت ترانہ پیش کیا۔

اپنے خطبہ استقبالیہ میں پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی، مسجل، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے این ای پی مسودہ کے پینل کے اہم رول کا اعتراف کیا اور ہندوستانی علوم وفنون (آئی کے ایس) کو عصری تعلیم میں شامل کرنے پر کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ''جامعہ ملیہ اسلامیہ کے یہ یقیناً ایک خاص دن ہے ہمارے درمیان ممتاز ماہرین موجود ہیں جو این ای پی کے مسودہ اور اس ک کے نفاذ میں براہ راست شریک رہے ہیں۔''

سیاسی فلسفہ اور فکر کی بنیادوں پر اظہار خیال کرتے ہوئے پروفیسر رضوی نے کہا کہ افلاطون، سقراط اور ارسطو کے افکار نے سیاسی سائنس دانوں اور محققین کو متاثر کیا لیکن کوٹلیہ، مہاویرا اور بدھا جیسے عظیم ہندوستانی مفکرین کی نمائندگی والے ہندوستانی علوم و فنون اور روایات کو پڑھنا اور ان کی تحقیق کرنا بھی مساوی طور پر اہم ہے۔ این ای پی ہمارے ہندوستانی علوم وفنون کی اہمیت کو تسلیم کرتی ہے اور مادری زبان میں اس کے فروغ کے ساتھ ہماری زبان اور ہمارے تہذیبی ورثے کو محفوظ کرنے کی بھی وکالت کرتی ہے۔'' چین سے عراق بہت سے ممالک آج اپنی زبانوں میں اپنی نسل نو کی تعلیم وتربیت کا اہتمام کررہے ہیں تو ہم ہندوستان میں ایسا کیوں نہیں کرسکتے ؟'' پروفیسر رضوی نے کہا کہ ہندوستان کی طاقت اس کی بوقلمونی میں اور رنگارنگی میں پنہاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ نے ہمیں بتایا ہے کہ 'وہ سلطنتیں جنہوں نے کسی خاص زبان یا تہذیب کی سختی کی پیروی کی وہ بالآخر زوال کی شکار ہوگئیں۔ تاہم ہندوستانے اپنے شمولیتی کردار اور اپنی متمول روایات اور تہذیب اور رنگارنگی سے مسلسل ترقی پذیر ہے۔''

پروفیسر ممی ڈالا جگادیش کمار نے کہا 'این ای پی: ملٹی انٹری اینڈ ملٹری یگزٹ۔ دی اسپرٹ بی ہائنڈ این ای پی ٹوینٹی ٹوینٹی' کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ اہم تحقیق اکثر وبیش ایسی ماحولیات سے نمو پذیر ہوتی ہے جو تخیل، تنقیدی فکر اور تسلیم شدہ علوم پر سوالات قائم کرے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے لیے ضروری تھا کہ آموز گاروں کے درمیان تجسس کو راہ دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ این ای پی نصاب کے چوتھے سال میں ظاہر ہوتا ہے جو تحقیق کے لیے وقف ہے۔ گوگل، بڑے لسانی ماڈل اے آئی اور فائبر آپٹک نیٹ ورک قائم کرنے اور شروع کرنے کی مثال دیتے ہوئے پروفیسر کمار نے سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں مختلف اہم اختراعات کو اجاگر کیا جو ہندوستانی تھیں۔ اس حد تک این ای پی کی توجہ 'بنیادی تحقیق پر ہے جو طلبہ میں تنقیدی فکر اور کثیر علومی اشتراک کی ترقی کی مہمیز کرتی ہے تا کہ ہندوستانی مزاج خاص طور پر نوجوان نسل کی آبیاری ہوسکے۔ یہ بتاتے ہوئے کہ ہمارے نوجوانوں میں بے پناہ امکانات موجود ہیں انہوں نے انڈر گریجویٹ تعلیم میں تحقیق کو شامل کرنے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا ''این ای پی لاگو کرنے کا یہ بہترین وقت ہے تا کہ ہم ملک کے لیے ایک پائے دار، پر امن، صحت منداور محفوظ و مامون مستقبل کی تعمیر کرسکیں۔''

پروفیسر ڈی پی اگروال نے 'اکریڈیشن اینڈ دی رول آف ٹیچر ان ڈرائیونگ دی امپلی ٹینشن آف این ای پی' کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے زور دے کر کہا کہ این ای پی دو ہزار بیس کی کامیابی کے پیچھے ہمارے اساتذہ ہیں۔ انہوں نے شری نریندر مودی جی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان کا تعلیمی وژن یہ ہے کہ ہر ملک کو اپنے ملک کی مجموعی سماجی اخلاقی رویے کے مطابق تعلیم دینے کا حق حاصل ہے۔ اور اس میں صلاحیت و ہنر کو دوبارہ سیکھنے، ٹکنالوجی کے انضمام اور تمام آموزوگاروں کی بہتر صلاحیت سازی کی ضرورت پر زور دیا۔

پروفیسر اگروال نے 'اپنی رفتار سے سیکھنے' کی ضرورت پر زور دیا اس لیے ڈگری کو لچک دار ہونے کی ضرورت ہے اور یہی این ای پی کے پس پردہ محرک ہے۔ پروفیسر اگروال نے کہا کہ 'این ای پی، طلبہ میں قدر کی افزائش کے لیے اساتذہ کو محرک مانتی ہے اور اسی وجہ سے انہیں این ای پی دو ہزار بیس کا ڈرائیونگ فورس مانا ہے۔ اخیر میں انہوں نے کہا کہ ہمارا تدریسی و آموشی عمل کو استاد اور طالب علم دونوں کے لیے قدر افزائی کرنی چاہیے۔ انہوں عمر بھر سیکھنے کی ماحولیات اور تدریسیات کی ایجاد کی اپیل کی جو طلبہ کی بڑھتی ضرورتوں سے ہم آہنگ ہو۔

پروفیسر انل ڈی سہرابدھے نے جامعہ کو غیر معمولی سفر جس کا عرصہ صدی پر پھیلا ہوا ہے جس میں اس نے سیکڑوں ممتاز اسکالر دیے ہیں اس کے لیے مبارک باد دی۔ اس نے المنائی کی شکل میں ایک کہکشاں سجادی ہے۔ انہوں نے المنائی پر بہترین گفتگو کی۔ رینکنگ: نیشنل اینڈ انٹرنیشنل پرسپیکٹیو: کے موضوع پر مفصل گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ رینکنگ او پر نیچی ہوتی ہے تحقیقی اخلاقیات اور تدریس و آموزش کا معیار تعلیمی افضلیت کی ریڑھ کی ہڈی ہوتا ہے۔ انہوں نے جامعہ کی نئی تعلیم اور این ای پی کے کثیر علومی اور بنیادی رسرچ سے موازنہ کرتے ہوئے کہا کہ ''جامعہ اڑتالیس شعبوں اور اٹھائیس مراکز کے میں تحقیق فراہم کر رہی ہے یہی اس کی طاقت ہے اور موقع بھی اور یہ کوئی چیلنج نہیں ہے۔ اس حد تک یونیورسٹی نے این ای پی کو لاگو کیا ہے۔ پروفیسر سہرابدھے نے تحقیقی سہولیات تک چوبیس گھنٹے کی رسائی کی بھی بات کی اور سویم، آن لائن اور مسلسل آموزشی پروگراموں کے ذریعہ اس کا انتظام کرنے کی بھی بات کی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اساتذہ طلبہ کے لیے دوست، فلسفی اور میٹور کی حیثیت سے کام کریں۔''

پروفیسر منی شاجی تھامس، چیئر پرسن این ای پی اپکیس کمیٹی، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے اپنے پرزینٹشن میں 'نئی تعلیم ٹو این ای پی: اے ٹرانفورمیشنل جرنی فرام انیس سو بیس ٹو دو ہزار بیس اینڈ بیانڈ' کے موضوع پر خطاب کیا اور ہنر و صنعت اساس تعلیم، مربوط شخصیت کے فروغ اور گاندھیائی فلسفے کے درمیان رشتہ تلاش کیا۔ انہوں نے ایک پرزینٹیشن دیتے ہوئے جامعہ ملیہ اسلامیہ میں چار سالہ انڈر گریجویٹ پروگرام (ایف وائی یو پی) ملٹی پل ایگزٹ سسٹم اور اکیڈمک بینک کریڈٹ کے کامیاب نفاذ کو اجاگر کیا۔

پروفیسر مظہر آصف شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے صدارتی گفتگو کرتے ہوئے ممتاز مقررین کا شکریہ ادا کیا اور انہیں اپنا گرو اور میٹور بتایا اور این ای پی دو ہزار بیس اور اس کی سفارشات کے نفاذ کے تئیں جامعہ کے عہد کو دہرایا۔ انہوں نے مزید کہا کہ 'جامعہ این ای پی کے نفاذ کے لیے اور عزت مآب شری نریندر مودی جی کا اور ہندوستان کی عوام کے خوابوں کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لیے سخت کاوش کر رہی ہے۔

پروفیسر آصف نے زور دیا کہ جامعہ سہ لسانی فارمولہ پر عمل پیرا ہے اور گاندھیائی فلسفے کی راہ پر چلتے ہوئے ان کی انتظامیہ اس بات کو یقینی بنا رہی ہے کہ ہر طالب علم جو جامعہ سے فارغ ہو وہ ایک ہنر سے بہرہ ور ہو۔ انہوں نے مزید کہا کہ جامعہ کو یہ افتخار حاصل ہے کہ وہ طلبہ مرکوز ہے اور ان کی بہتری کے لیے کام کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے نتیجے میں یونیورسٹی میں شاید ہی کوئی ریگنگ، جسمانی و ذہنی ہراسانی کو کوئی معاملہ سامنے آیا ہو۔''

صدر شعبہ پروفیسر آر آر پاٹل نے اخیر میں تمام مہمانوں، مندوبین، فیکلٹی اراکین اور طلبہ کی خدمات اور ان کے تعاون کا اعتراف کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا۔

شعبہ سوشل ورک کے پلیسمنٹ کتابچے کے اجرا پر پروگرام اختتام پزیر ہوا۔

اس سے پیش تر دن میں کتابوں کی نمائش 'سلیبر یٹنگ فاؤنڈرز اینڈ جامعہ آتھرز کا اہتمام ہوا تھا اور ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری کے زیر اہتمام جامعہ آتھرز کلیکشن کی کتابیات کا اجرا بھی ہوا تھا۔

پروفیسر صائمہ سعید

افسر اعلی، تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ